سوال

(283) میری والدہ مجھ سے ناراضگی کے عالم میں فوت ہوگئی

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

(الف) تقریباچھ سال پہلے رمضان المبارک میں میری والدہ کا انتقال ہوا۔ میں بچپن میں اکثر اوقات اس سے جھگڑتی اور بحث ومباحثہ کرتی رہتی تھی۔ لہذا جب وہ فوت ہوئی تو مجھ سے ناراض تھی۔ عمر میں اضافے کے ساتھ عقل وشعور میں بھی اضافہ ہوا تو اب میں اپنے اس رویہ پر نادم ہوں، اور سوائے ندامت واستغفار اور والدہ کے لیے اللہ تعالیٰ کے حضور رحمت وغفران کی دعا کے اور کر بھی کچھ نہیں سکتی۔ کیا یہ سب کچھ اس امر کے لیے کافی ہے کہ اللہ تعالیٰ میرے گزشتہ گناہوں کو معاف فرما دے اور روز قیامت مجھ پر رحم فرمائے؟

(ب) ہم والدہ کی طرف سے روزے نہیں رکھ سکے۔ کیا اس کے لیے ہم گناہ گار ہیں؟ کیا ہم اب اس کی طرف سے روزے رکھ سکتے ہیں؟ اس بات کی وضاحت ضروری ہے کہ ہمیں اس بات کا علم بھی تھوڑی دیر قبل ہی ہوا ہے۔

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

شاید آپ والدہ کی زندگی میں کم عمری کے ساتھ ساتھ عدم واقفیت اور جہالت کا بھی شکار رہی ہیں۔ اگر یہ بات درست ہے تو آپ معذور ہیں۔ عقل وشعور آجانے کے بعد جب آپ اپنے گزشتہ طرز عمل پر نادم اور معافی کی خواستگار رہیں تو ان شاء اللہ آپ کا یہ رویہ گزشتہ کوتاہی کا ازالہ کر دے گا، اس لیے کہ توبہ گزشتہ گناہوں کو مٹا دیتی ہے۔ آپ کا والدہ کے لیے دعاء استغفار کرنا اور اس کی طرف سے صدقات وخیرات کرنا یہ ایسے اعمال ہیں کہ اللہ تعالیٰ ان کی وجہ سے آپ کے گزشتہ گناہوں کو معاف فرما دے گا۔ باقی رہے وہ روزے جو اس نے بیماری کے دوران چھوڑے تھے، تو وہ بیماری کی وجہ سے معذور تھی اور بیماری کی وجہ سے ہی وہ قضاء بھی نہ دے سکی۔ لہذا آپ پر ان کی قضاء دینا واجب نہیں ہے۔ شیخ ابن جبرین

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ برائے خواتین

والدین سے حسن سلوک، صفحہ: 298